بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

دوم پنجشنبہ

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۵ ماہ احسان ھ ۱۳۲۶ | ۱۴ رجب ۱۳۶۶ھ | ۵ جون ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج بعد نماز مغرب تا عشار حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات حسرت آیات کی جانکاہ خبر تمام احباب نہایت رنج و غم کے ساتھ سنیں گے۔ علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں مرحوم کا جو مرتبہ تھا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آپ السابقون الاولون میں سے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبرک زمانے کی یادگار۔ آپ کو دیکھ کر صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقدس اور فدائیت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا تھا۔ اگر ہم سے کوئی پوچھے کہ کیا کبھی فرشتوں کو دیکھا ہے تو ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طفیل ہم نے کئی انسانی فرشتے دیکھے ہیں۔ جن میں سے ایک حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کو دیکھتے ہی ایک روحانی تعلق از دل میں پیدا ہوتا تھا۔ آپ علم و انکسار اور فدائیت کا ایک متحرک مجسمہ تھے۔

آپ عاشق احمد علیہ السلام عاشق خلفائے احمد علیہ السلام اور عاشق سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔ الغرض آپ ہمہ تن عشق تھے۔

آپ مدت تک مفتی سلسلہ اور سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ معلم۔ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل کے عہدوں پر فائز رہے۔ تمام شریعتی امور میں آپ کا فتویٰ لیا جاتا۔ آپ علوم دینیہ میں بے نظیر قابلیت کے مالک تھے۔ اور عالم باعمل ہونے کی وجہ سے اپنی نظیر آپ ہی تھے۔ آپ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ آپ تقریباً سلسلہ کے تمام علماء اور مبلغین کے استاد رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی آپ سے شاگردی کا شرف بھی آپکو حاصل تھا۔ اور آپ کا یہ شغل درس و تدریس آخر دم تک جاری رہا۔

سیدنا امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی غیر حاضری میں مدت تک آپ کے سوا مسجد مبارک میں کوئی امام الصلوٰۃ نہیں ہوا۔ اور جب تک آپ نقاہت اور ضعف کی وجہ سے بالکل معذور نہیں ہو گئے۔ آپ پوری مستعدی کے ساتھ اپنے فرض کو مبالغہ کی حد تک نبھاتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کو آخر آرام کے لئے مجبوراً مسجد دش کرانا پڑا۔

آپ مسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی قربت کے اتنے دلدادہ و شیفتہ تھے۔ کہ آپ نے حتی الوسع اس کے حصول کا کوئی موقعہ کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ یہاں تک کہ آخری دنوں میں بھی گو آپ تقریبات میں بوجہ نقاہت و کمزوری حصہ لینے کے قابل نہ تھے۔ مگر اپنی جان پر تکلیف برداشت کر کے بھی محض اس لئے حصہ لیتے کہ آپ کو اپنے حبیب کی قربت کے چند لمحے میسر ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی گونا گوں مصروفیتیں مانع نہ ہوتیں۔ تو آپ اپنی طرف سے ایک دم کے لئے بھی حضور سے جدائی گوارا نہ کرتے۔ ہم آپ کی پاک حیات سے کئی ایک سبق سیکھ سکتے ہیں۔ جن میں سے کمال فدائیت اور انتہائے عشق نمایاں ترین ہیں۔ آپ کی ہمت اور اولوالعزمی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آپ نے باوجود انتہائی کمزوری کے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوئی مجلس نہیں چھوڑی۔ اور وفات سے ایک دن پہلے بھی وہاں موجود تھے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ضعیفی کے باوجود یہ ہمت اور اولوالعزمی اس عشق کی وجہ سے تھی۔ جو آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ تھا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے پاک بندوں کے ساتھ جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو مرحوم

وائسرائے کا اعلان

وائسرائے کے جس اعلان کا انتظار تھا وہ ہو چکا ہے۔ اس اعلان میں کوئی بھی ایسی بات نہیں۔ جس پر اخبارات میں پہلے چند دن سے قیاس آرائیاں نہ ہو رہی ہوں۔ سوائے اس کے کہ اب اس کی حیثیت اسرکاری ہو گئی ہے۔ اور یہ کہ ملک کی سب سے بڑی دو جماعتوں کے نمائندوں مسٹر جناح اور پنڈت نہرو اور ملک کی اقلیتوں سکھوں کے نمائندہ سردار بلدیو سنگھ نے طوعاً و کرہاً اس کی منظوری کا اظہار بھی کر دیا ہے۔

اعلان کی تفاصیل پر رائے زنی کرنا قبل از وقت ہے۔ ابھی یہ دیکھنا ہے کہ ملک کی مختلف جماعتیں اس کا استقبال کس طرح کرتی ہیں۔ اور ان کے نمائندوں پر اس کا کیا ردعمل ہوتا ہے۔ اخبارات میں اگرچہ کسی نہ کسی رنگ میں اس خاکہ کی رسائی ہو چکی ہے۔ لیکن وہ باتیں اس وقت کی ہیں جب ابھی یہ محض قیاس آرائی کے دائرے پر تھا۔ اب جبکہ اس کی حیثیت ذمہ دارانہ ہو چکی ہے۔ اور ایک تجویز کی صورت میں منظر پر آ گیا ہے۔ تو لازماً اب زیادہ سنجیدگی اور زیادہ غور و خوض کی ضرورت محسوس ہو گی۔

اس اعلان کے متعلق سب سے نمایاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

تقسیم پنجاب کیلئے سر ایسٹر لفٹ مان دے دیئے

(مرتبہ چودھری نذیر احمد صاحب ونیس)

قادیان ۲ رماہ احسان ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اور ان کے حالات دریافت فرمائے۔ ملاقات کرنے والوں میں اسلامیہ کالج لاہور کے پروفیسر مکرم عبد الرشید صاحب بھی تھے۔ جنہوں نے حضور سے کچھ استفسار کرنے کی اجازت چاہی۔ جسے حضور نے نہایت خوشی سے قبول فرمایا۔ اور سوالات کے جواب دینے کے بعد مختصر سی تقریر فرمائی۔ اس کارروائی کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے:۔

پہلا سوال انہوں نے یہ کیا کہ ابھی میں نے آپ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کا وقت بہت تنگ ہو گیا تھا۔

حضور نے فرمایا۔ وقت ٹھیک تھا۔ کیونکہ مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے تک پڑھی جا سکتی ہے۔ اور غروب آفتاب کے بعد شفق ایک گھنٹہ ۱۵ منٹ تک قائم رہتی ہے۔ دراصل مغرب اور صبح دونوں نمازیں ایک اصول پر ہیں۔ آپ تعلیم یافتہ آدمی ہیں۔ آپ اس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ شفق کا وقت شام کو غروب آفتاب کے بعد ۱۵ منٹ سے ۱ گھنٹہ ۱۵ منٹ تک ہوتا ہے۔ اور صبح کو طلوع آفتاب سے قبل ۱ گھنٹہ ۱۵ منٹ سے ۲۵ منٹ تک شفق کا وقت ہوتا ہے۔ اور یہی نمازوں کے اوقات ہیں۔

سوال:۔ جب نماز ہو رہی تھی۔ تو میں نے دیکھا کہ دو آدمی پہرہ پر کھڑے ہیں۔ اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ اسکی کیا ضرورت تھی؟

جواب۔ پروفیسر صاحب موصوف کے اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ کہ خطرہ کے وقت ایسا ضروری ہوتا ہے۔ قرآن شریف نے تو فرمایا ہے۔ کہ خطرہ کے وقت آدھے آدمی پہرہ پر کھڑے رہیں۔ اور آدھے نماز پڑھیں۔ آپ نے تو صرف ۲ آدمیوں کو پہرہ دیتے دیکھا ہے۔

سوال۔ اس وقت تو کوئی خطرہ نہ تھا۔

جواب۔ فرمایا۔ خطرہ تو پہرہ لگانے والا سمجھ سکتا ہے۔ جب اسے علم ہو۔ کہ دشمن حملہ سے گریز نہ کرے گا۔ تو اس وقت پہرہ لگانے سے ہی وہ بری الذمہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ منافقت سے ایسا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہوگا۔ خطرہ کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ اس وقت بھی کسی غیر احمدیوں نے میرے سابقہ ملاقات کی ہے۔ احمدی اور غیر احمدی کی شکل میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اور اگر کوئی بد ارادہ سے آکر نماز میں شامل ہو جائے۔ تو کیا پتہ لگ سکتا ہے۔

نیز ہمارے سامنے مثال موجود ہے۔ کہ پہرہ میں احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے تین خلفاء حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے۔ اگر مسلمان ایک ہی واقعہ سے سبق حاصل کرتے۔ تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔ مگر کیا تین دفعہ ٹھوکر کھانے کے بعد بھی اسکی اہمیت کو نہ سمجھنا چاہیئے؟

سوال۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں پہرہ نہ ہوتا تھا۔

جواب۔ اس وقت ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ مسلمانوں کی تعداد بہت محدود تھی۔ اور فوراً کفار و منافقین کا علم ہو جاتا تھا۔ لیکن زمانہ خلافت میں یہ صورت نہ رہی۔ اس وقت سارا علاقہ ہی مسلمان کہلاتا تھا۔ اور ان میں سے منافقین کا پتہ نہ لگ سکتا تھا۔ چنانچہ اسی وجہ سے یکے بعد دیگرے تین ناخوشگوار واقعات رونما ہوئے۔

تاریخ بتاتی ہے۔ کہ مسلمانوں نے جب مصر فتح کیا۔ اور وہ پہرہ کی طرف سے غافل ہو گئے۔ تو ایک دن نصف کے قریب مسلمان نماز کی حالت میں ہی مارے گئے۔ وہ سجدہ میں گئے ہوئے تھے۔ تو دشمن تلوار لے کر ٹوٹ پڑا۔ اور بہت سے مسلمان اس نے سجدہ کی حالت میں ہی شہید کر دیئے۔

ہندوستان اور پاکستان کی تقسیم کے اصول کے مطابق ہے صحیح کہا جا سکتا ہے۔ اور دوسرے کا یہ کہنا کہ چونکہ مسلمانوں کو اس اصول کے مطابق پاکستان میں نہیں رکھا جا سکتا تھا اس بات کا ثبوت ہے کہ یا تو بوجہ محبت اور یا عمداً اس مسئلہ پر کماحقہ غور نہیں کیا گیا۔ کیا ہم دوسرے سے پوچھ سکتے ہیں کہ ان کروڑوں مسلمانوں کے لئے اس اصول کے مطابق کیا کیا گیا ہے۔ جن کو ہندو صوبوں میں ہندوؤں کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

بات یہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم کا مطالبہ قطعاً اس اصول پر نہیں تھا کہ غیر مسلموں کی اتفاقیہ اکثریت کے چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کو بھی پاکستان سے علیحدہ کر دیا جائے گا کیونکہ اگر اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے تو لازمی ہے کہ ہندوستان کے بھی ہر صوبے میں ایسی ہی پاکستانی منطقے مقرر کئے جائیں۔ خواہ وہ کتنے ہی چھوٹے چھوٹے کیوں نہ ہوں۔

ہم اس اصول کو تسلیم نہ کرتے ہوئے بہرحال انصافاً اس بات کے متمنی ہیں۔ اور مسلمانوں کو اس بات کے منوانے پر پورا زور لگانا چاہیئے کہ کم از کم پنجاب کی صورت میں وہ تمام چھوٹے چھوٹے علاقے جہاں خواہ مسلمانوں کی کتنی ہی کم اکثریت کیوں نہ ہو غیر مسلم پنجاب میں شامل نہ کئے جائیں۔ خاصکر وہ تحصیلیں جو تسلیم میں اور جو آسانی سے مسلم حصہ میں شامل ہو سکتی ہیں۔

ہماری سیاست کا سب سے دردناک پہلو یہی ہے۔ کہ اس میں دقیق ترین اور نہ سمجھنے والے گنجلک ہمارے ہی راہنماؤں کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ جس میں سب سے بڑا حصہ ان لیڈروں کا ہے۔ جو قولاً تو ہر ہندوستانی کے لئے آزادی کے دعویدار ہیں۔ مگر عملاً صرف ایک ہی فرقہ پرست گروپ کے ہاتھ میں عنان حکومت دیکھنے کے خواہشمند ہیں

دوسری خصوصیت اس اعلان کی یہ ہے کہ مسلمانوں کے جذبات اور ان کے دعاوی کی حقیقت کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے لئے کانگرس کے اس غلط نظریہ کو کہ یہ

وقف جائداد کے عطیوں کی میعاد ۳۰ جون تک بڑھا دی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت مرکز کے چندوں (وقف جائداد وقف آمد) کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنے کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۴۷ء تک بڑھا دی ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمر رضؓ کو معلوم ہوا تو آپ نے اسلامی کمانڈر پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ کہ اس نے پہرہ کا کیوں انتظام نہیں کیا تھا۔ پس ایسے حالات میں احتیاط اور ہوشیاری بہت لازمی ہوتی ہے گفتگو کے ختم ہونے کے بعد حضور نے فرمایا کہ آج میں اس امر کے متعلق جو اس وقت ہندوستان میں مابہ النزاع ہے اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ وائسرائے کے ساتھ ہندوستانی لیڈروں کی جو ملاقات ہوئی ہے۔ اس کے متعلق میرے انتظام کیا تھا۔ کہ مجھے اسکی مختصر روئیداد جلد از جلد پہنچ جائے۔ چنانچہ آج ۴ بجے کے قریب فون پر مجھے اس کا علم ہوا۔ گو پوری تفصیلات معلوم نہیں ہوئیں۔ بہرحال جو کچھ معلوم ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وائسرائے نے یہ پیشکش کی ہے۔ کہ یا تو ۱۶ مئی کے اعلان کو قبول کر لیا جائے۔ یا پھر تقسیم کو تسلیم کر لیا جائے۔ جس کے رو سے پنجاب کی بھی تقسیم کرنی پڑے گی۔ سترہ اضلاع مسلمانوں کے حصہ میں اور بارہ ہندوؤں سکھوں کے پاس چلے جائیں گے۔ دو کمشنریاں ملتان اور راولپنڈی خالصتہً مسلمانوں کے پاس ہونگی۔ اور لاہور کمشنری میں سے امرتسر سکھوں کے مطالبہ کے مطابق انہیں دے دیا جائیگا۔ حضور نے اس تقسیم پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ امرتسر کی صرف دو تحصیلوں تحصیل امرتسر اور ترنتارن میں سکھوں کی اکثریت ہے۔ اگر کثرت کے یا اسکی بنا پر تقسیم کے اصول کو صحیح مان لیا جائے۔ تو وہ اضلاع جو ہندو سکھ علاقہ میں ہیں۔ یعنی جالندھر ہوشیارپور اور فیروزپور۔ ان کی دو دو تحصیلوں میں بھی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور ضروری ہے کہ یہ علاقے بھی مسلم حکومت میں شامل کئے جائیں۔ اگر سکھ یہ تسلیم نہ کریں۔ تو انہیں امرتسر سے محروم رہنا پڑے گا۔ اور اگر وہ امرتسر سے محروم نہ رہنا چاہیں تو چھ تحصیلوں یعنی دو اضلاع کے قریب علاقہ سے انہیں دست بردار ہونا پڑیگا۔ حضور نے فرمایا۔ اس وقت ہندوستانیوں کے دلوں میں اسی قدر بغض اور کینہ بڑھ چکا ہے۔ کہ ملک کی تقسیم ناگزیر معلوم ہوتی ہے۔ گو میں ذاتی طور پر تقسیم کے خلاف ہوں۔ لیکن موجودہ حالات میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ تقسیم ہو جانی چاہیے۔ تقسیم ہند کا مطالبہ جو مسلمانوں کی طرف سے کیا گیا ہے۔ وہ کثرت آبادی کی بنا پر نہیں بلکہ وہ ہندو اثر و نفوذ سے چھٹکارا حاصل کر کے ترقی کے لئے الگ کثرت آبادی کی وجہ سے الگ جگہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو ہندو اور سکھ کیوں ایسا مطالبہ نہ کریں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر ہندو اور سکھوں کی کوششوں کے نتیجہ میں پنجاب تقسیم ہو جائے۔ تو اس کا سب سے زیادہ نقصان سکھوں کو پہنچے گا۔ اور سکھوں کے چھ ضلعوں میں سے جہاں انکی کثرت ہے۔ گورداسپور کو سکھ اکثریت کی وجہ سے الگ جانا ہے۔ باقی یہ پانچ ضلعوں میں سے جالندھر ہوشیارپور اور فیروزپور کے نکل جانے سے جن میں سکھ اقلیت میں ہیں۔ اقلیت میں دو ضلعے اور نکل جاتے ہیں۔ باقی صرف تین ضلعے سکھوں کے پاس رہ جاتے ہیں۔ اور یہ اتنی کمزور پوزیشن ہے۔ کہ اگر آج سکھوں کو اسی کا احساس ہو جائے۔ تو وہ اپنا مطالبہ ترک کر دیں۔ ان کا فائدہ صرف مسلمانوں کے ساتھ رہنے میں ہی ہے۔

آپ لوگوں کو یہ صورت حالات سکھوں کو سمجھانا چاہیے۔ کہ اگر وہ اس میں تمہارا نقصان ہے۔ اس سے وہ چیز جائیگی۔ اور کہیں گے۔ مسلمان کہاں سے ہمارے اپنے خیر خواہ آئے۔ اس میں ضرور کوئی راز ہے۔ مگر ساری سکیم ان کے سامنے رکھ کر خود انہی سے دریافت کیا جائے۔ کہ اس میں ان کا کیا فائدہ ہے۔ اسی طرح جرح میں [illegible] اپنی کمزوری کا احساس ہو جائیگا۔ میں نے کئی سکھ لیڈروں کو سمجھایا ہے۔ اور انہوں نے میری بات کو درست تسلیم کیا ہے۔ مگر یہ مجبوری ظاہر کی ہے۔ کہ بات تو ٹھیک ہے۔ مگر پنتھ کو کون سمجھائے۔ پس جہاں تک ہو سکے۔ آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ سکھوں کو سمجھائیں۔ یہ تو مجھے یقین ہے۔ کہ سکھ ضرور پشیمان ہو کر واپس آئیں گے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ وہ اس وقت سمجھ جائیں۔ اذان کے بعد حضور نے گاندھی جی کے متعلق اپنے ایک پرانے رویا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس رویا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گاندھی جی اب کوئی نیا قدم اٹھائیں گے۔

اس کے بغیر دلوں کی کدورت دور نہیں ہو سکتی۔ جب بغض اور کینہ دور ہو جائیگا تو ملک کی محبت بھی انہیں اکٹھا ہونے پر مجبور کر دیگی۔

میدان تلاش کرنے کے لئے ہے۔ لیکن اگر انگریز مسلمان کے اس مطالبہ کو درست تسلیم نہ کرے۔ بلکہ کثرت آبادی کے نظریہ ہی کو ملحوظ رکھے۔ تو وہ لازماً کہے گا۔ کہ جب مسلمان

موت العالم موت العالم 595

حضرت علامہ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کا انتقال

قادیان ۴ رماہ احسان۔ جیسا کہ احباب کو علم ہو چکا ہے۔ کہ عالم بے بدل فاضل اجل حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کل سات بجے شام انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج صبح ہی سے حضرت مولوی صاحب کے مکان پر بزرگان سلسلہ و احباب جمع ہونے شروع ہو گئے۔ آٹھ بجے آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ اور باغ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں پر تمام تعلیمی اداروں کے طلباء اور احباب اور خواتین بہت بڑی تعداد میں جمع تھے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہزار ہا مومنین کے ہمراہ نماز جنازہ ادا فرمائی۔ اور نعش کو کندھا دیا۔ قبر کی تیاری تک حضور وہیں تشریف فرما رہے۔ حضور نے اپنے دست مبارک سے قبر پر مٹی ڈالی اور دعا فرمائی اور پھر واپس تشریف لے گئے۔ حضرت مولوی صاحب کو صحابہ کے قطعہ خاص میں مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بالکل قریب دفن کیا گیا ہے۔

ابتدائی حالات زندگی

حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام سید محمد حسن صاحب تھا۔ آپ کے پردادا سید زین العابدین صاحب تھے۔ جو ضلع ہزارہ میں مدفون ہیں۔ سید زین العابدین صاحب کے بھائی شاہ محمد غوث صاحب ایک مشہور بزرگ تھے۔ ان کا مزار لاہور میں دہلی گیٹ کے باہر ہے۔

حضرت مولوی صاحب تیرہ سال کی عمر میں ہی تحصیل علم کی خاطر اپنے وطن ہزارہ سے عازم سفر ہو گئے۔ صرف و نحو کا علم آپ نے یکے بعد دیگرے تین اساتذہ سے حاصل کیا۔ ان تینوں کا نام عبدالکریم تھا۔ علوم منطق و فلسفہ مولوی غلام احمد صاحب اول مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور سے پڑھا۔ مفتی سلیم اللہ صاحب لاہوری سے طب پڑھی۔ اس کے بعد آپ دیوبند تشریف لے گئے۔ اور وہاں علوم حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ کچھ عرصہ سہارنپور میں مدرسہ مظاہر العلوم میں مدرس رہے۔ پھر آپ پشاور مشن کالج میں عربی کے پروفیسر متعین ہوئے۔ آپ پشاور میں ہی تھے جب آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر ملازمت ترک کر دی اور قادیان رہائش اختیار کر لی۔ قادیان میں حضور علیہ السلام کی مقدس صحبت میں رہ کر حقیقی علم سے یہاں تک استفادہ کیا۔ کہ آپ مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جلیل القدر عہدہ پر فائز ہو گئے۔ آپنے قریباً اسی برس عمر پائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات کو بلند کرے۔ اور اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب کرام ہماری مدد کریں

(۱) خط و کتابت و ترسیل زر کرتے ہوئے خریدار اپنا نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ اس سے آپکے ارشاد کی تعمیل بلا تعویق ہوگی۔ (۲) سیکرٹریان مال چندہ اخبار الفضل کی جو رقوم محاسب کے ذریعہ ارسال فرمائیں ان کی تفصیل کوپن پر تحریر کرتے ہوئے خریداروں کے اسمائے گرامی نیز تاریخ خریداری نمبر احتیاط سے تحریر کریں۔ تا حساب میں کوئی غلطی نہ ہو۔ منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غربا کی امداد کیلئے غلّہ فنڈ کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ۳۱ مئی تک وعدے پورے کرنیوالے مجاہدین کی فہرست دعا کے لئے پیش کی جا چکی ہے۔ فہرست کے شائع کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ انتظام ہونے پر احباب کے نام شائع کر دئے جائیں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔ بعض احباب نے تار کے ذریعہ بعض نے منی آرڈر بیمہ کہ کے خط کے ذریعہ اطلاع دی۔ کہ رقم بھیجدی ہے نام پیش کیا جائے ان سب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ایسے احباب کے نام بھی پیش کر دئے گئے ہیں ابھی نصف کے لگ بھگ دوست ایسے ہیں۔ جن کے وعدوں کی رقم واجب الادا ہے۔ ایسے دوست جنہوں نے حوالجاتی واگذاشت سٹمپر وغیرہ میں دینے کا ارادہ کیا ہے یا لکھا تھا وہ یہ کوشش کریں کہ اس ماہ میں ہی ادا کر لیں۔ کیونکہ اس طرح وہ وقت سے قبل ادا کرنے کا ثواب لینے والے ہونگے نیز غلہ فنڈ غربا کیلئے جماعتوں کے عہدہ داروں کو فوری توجہ کی ضرورت ہے فارم پُر کر کے حضرت کے حضور براہ براست ارسال فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ (وکیل المال)

خطبہ جمعہ میں ایک فروگذاشت

کتابت کی غلطی کی وجہ سے الفضل مورخہ ۴ رجون کے صفحہ ۴ کے آخر میں یہ فقرے رہ گئے ہیں۔

"اور کبھی موجب بنتا ہے۔ جماعت کے وہ تمام نمائندے جو اس موقع پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں پیش کرینگے۔ وہ ثواب میں اسی طرح شریک ہونگے جس طرح ایم اے یا بی اے پاس زندگیاں وقف کر کے ثواب حاصل کر رہے ہیں"۔

بیعت کے وعدے جلد سے جلد بھجوا دیئے جائیں

۳۱ مئی تک جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند میں سے صرف ۱۰۱ جماعتوں کے بیعت کے وعدے وصول ہوئے ہیں بقیہ جماعتیں توجہ فرمائیں اور فوری طور پر بیعت کے وعدوں کی لسٹیں مکمل کر کے بھجوا دیں۔ (انچارج دفتر بیعت قادیان)

ایگلو ایرانین آئل کمپنی (A.I.O.C)

جہازوں میں بہت سی کانیگلی کی سامیاں خالی ہیں ابتدائی تنخواہ مبلغ 20/ روپیہ ماہوار سے روپیہ ہوگی۔ رہائش اور طرز اک بھی مفت۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ اور نظارت کو پریذیڈنٹ یا امیر جماعت احمدیہ کی تصدیق سے اطلاع کر دیں کہ درخواست بھجوا دی گئی ہے۔

Officer in charge Recruiting.
Anglo Iranian oil company
Belvard Estates
BOMBAY

اگر مزید تفصیلات معلوم کرنی ہوں تو مذکورہ دفتر سے ہی معلوم کر سکتے ہیں۔ (ناظر امور عامہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی۔ (منیجر)

فروخت ارضی

محلہ دارالاحسان شرقی میں دو قطعات تین ساڑھے تین کنال کے قابل فروخت ہیں ضرورتمند احباب خرید کر سکتے ہیں۔ محلہ میں سڑکیں میٹل شدہ ہیں۔ رقبہ اکٹھا یا جدا دونوں صورتوں میں دیا جا سکتا ہے (خاکسار محمد عبداللہ خان آڈیٹر کوٹلہ قادیان)

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اسکا تحریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جا سکتی ہیں۔ نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے

قیمت فی شیشی سات روپے علاوہ محصول ڈاک

دواخانہ خدمت خلق قادیان

موسم گرما کا بہترین تحفہ
ضرور فولادی ضرور
منگائیے FAULADI منگائیے
گرمیوں میں جسمانی طاقتوں کو ضائع ہونے سے بچاتی ہے۔ معدہ اور جگر کو طاقت دیتی ہے۔ خون پیدا کر کے صحت کو بڑھاتی ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کو دور کرتی ہے قیمت فی بوتل دو روپے محصول ڈاک علیحدہ ایک بوتل سے کامیاب نہ ہو تو واپس کر دیں۔ پتہ مجدد م اینڈ کمپنی بھیرہ پنجاب

سپاری پاک

کثرت طمث۔ زیادتی حیض۔ سیلان الرحم۔ سفید رطوبت آنا اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوا نہیں۔ مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے قیمت فی پاؤ چھ روپے۔ طبیہ عجائب گھر جسڑوٹ قادیان

دنیا بھر میں مجرب زود اثر دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں

قیمت ایکماہ کا کورس سات روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

گودھری ——— یا ——— اکسیر اٹھرا

طبیہ عجائب گھر کا خاص الخاص مرکب

ادویہ گو اپنی ذات میں اثر ضرور رکھتی ہیں۔ لیکن وہی خدا رسیدہ انسانوں کے روحانی اثر سے بہت زیادہ نافع بن جاتی ہیں۔ بلکہ دیکھا گیا ہے۔ کہ ایسے باخدا انسانوں کے ہاتھوں میں خاک بھی کیمیا کا حکم رکھتی ہے ایسے ہی لوگوں کے متعلق کسی نے کہا کہ ع آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند:۔

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو کون نہیں جانتا۔ آپ اِن باکمال شخصیتوں میں سے تھے جنہیں مادر گیتی شاذ ہی پیدا کرتی ہے۔ علم طب کو بجا طور پر فخر ہے۔ کہ اسے اس پایہ کے طبیب نے نوازا۔ اور یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کہ جہاں آپ جسمانی طبابت میں یکتا تھے۔ وہاں روحانی طبیب ہونے کے لحاظ سے بھی آپ کا پایہ بہت بلند تھا۔ اٹھرا کی بیماری کا نسخہ آپ نے خاص الٰہی تصرف کے ماتحت رقم فرمایا۔ چنانچہ ہم نے اس کے فوائد اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کئے اس کا استعمال ہر طبیعت کے لئے مفید ثابت ہوا۔ ہم نے حضور کا نسخہ "اکسیر اٹھرا" کے نام سے تیار کیا ہے جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے بچپن میں آغوش مادر سے جدا ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے "اکسیر اٹھرا" لاثانی دوا ہے۔ یہ گولیاں محنت کے ساتھ اور عمدہ خالص اجزاء سے تیار کی جاتی ہیں۔ اِن میں ایرانی زعفران درجہ اوّل اور مشک تاتار درجہ اوّل ڈالا جاتا ہے۔ ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس طرح کے اعلیٰ اور عمدہ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اِتنی ارزاں قیمت پر ہرگز کہیں سے نہیں ملیں گی۔ دُنیا میں اولاد ہی نعمت ہے۔ جو لوگ اس سے محروم ہیں۔ انہیں اس دوائی سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے:۔

ملنے کا پتہ

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری خبریں

وائسرائے کی پریس کانفرنس

نئی دہلی ۴ جون۔ آج صبح کونسل ہال میں وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ایک پریس کانفرنس منعقد کی جس میں آپ نے انتقال اقتدار کے متعلق تازہ برطانوی سکیم کی وضاحت کی۔ آپ نے کہا ہندوستان کی مختلف پارٹیوں کے زعماء سے تبادلہ خیالات کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ موجودہ حالت میں متحدہ ہندوستان کی بنیاد پر کوئی سمجھوتہ ہونا ناممکن ہے اس وجہ سے ملک کی تقسیم کا فیصلہ کیا گیا لیکن یہ تقسیم ملک کے لوگوں کی رائے اور ان کی مرضی کے مطابق ہی ہو سکتی ہے۔

آپ نے کہا موجودہ فسادات اور قتل و غارت کی بناء پر یہ ضروری معلوم ہوتا تھا کہ انتقال اقتدار کا جلد مناسب انتظام ہو جانا چاہیئے اس وجہ سے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بہت جلد ہندوستان میں تو آبادیوں کی سی ایک یا دو حکومتیں قائم کر دی جائیں۔ یہ حکومتیں قائم کرنے کے لئے آئندہ دو ماہ کے اندر برطانوی پارلیمنٹ سے ایک بل پاس کرا لیا جائے گا۔ اگر ملک کے باشندوں نے تقسیم کا فیصلہ کیا۔ تو جلد سے جلد ہندوستان میں دو آزاد اور خود مختار حکومتیں قائم کی جائیں گی۔ مختلف صوبوں کی نئی حدود بندی کے لئے جو کمشن مقرر کئے جائیں گے وہ ان کو مناسب ہدایات دینے کے لئے سیاسی لیڈروں کی ایک سب کمیٹی بنائی جائے گی۔ جس کے صدر خود وائسرائے ہوں گے جن علاقوں میں ریفرینڈم کیا جائے گا وہاں پر ایسے فوجی افسر بھیجے جائیں گے۔ جن کا کسی سیاسی معاملہ سے تعلق نہ ہو۔ اور جو مقامی لوگوں کی زبان کو جانتے ہوں۔ تاکہ وہ پوری طور غیر جانبدارانہ کام کر سکیں۔ وائسرائے نے ملک کے آئندہ آئین کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ عبوری حکومت کا مقصد ارادہ ہے کہ دستور ساز اسمبلی کے لئے جو آئین وضع کئے جائیں۔ وہ جس پر وے اس کے ساتھ عمل درآمد شروع کیا جائے۔

آپ نے اس امر کا یقین دلایا کہ انگریز ایسا صرف اس وقت تک ہندوستان میں رہیں گے جب تک کہ اہل ملک انہیں یہاں رہنے کے لئے کہیں۔ جونہی ہندوستان نے انگریزوں کو چلے جانے کے لئے کہا۔ وہ ہندوستان سے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ نے سکھوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ چونکہ کانگرس کی ایک قرارداد کے ذریعے سکھوں نے تقسیم پنجاب کا مطالبہ کیا تھا۔ اس لئے میں نے اس کا انتظام کر دیا ہے۔ حدود متعین کرنے والا کمشن اس بات کو مد نظر رکھے گا کہ کن ذرائع سے سکھوں کے مفاد کو زیادہ محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ تبادلہ آبادی کے متعلق آپ نے کہا۔ اس سلسلے میں مقامی افسر اور مقامی لیڈری مناسب قدم اٹھا سکتے ہیں۔

وزیر ہند کا بیان

لنڈن ۴ جون۔ لارڈ سٹوول وزیر ہند نے برطانوی تجاویز کے متعلق کہا۔ یہ تجاویز ہندوستان کے اختلافات کو دور کرنے کا بہترین حل ہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو ہندوستان اور پاکستان دونوں کے لئے الگ الگ گورنر جنرل مقرر کر دیئے جائیں گے آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتیں برطانوی کامن ویلتھ کی ممبر رہیں گی۔

فوجی موٹروں کا رنگ

ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کا تازہ حکم شائع ہے کہ پبلک سیفٹی ایکٹ کی رو سے کوئی جیپ کار یا دوسری مختلف اقسام کی ملٹری لاریاں وغیرہ اپنے اصلی رنگوں پر نہیں رکھی جا سکیں۔ بلکہ ان پر حسب ذیل رنگوں میں سے کوئی ایک رنگ ہونا چاہیئے۔ (۱) ہلکا سبز (۲) آسمانی (۳) کریم (۴) سفید۔

لدھیانہ ۳ جون۔ لدھیانہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ضلع لدھیانہ میں پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کے اجتماع کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اس حکم کے مطابق جلوس نکالنا اسلحہ بنانا یا کوئی ہتھیار رکھنا بھی ممنوع ہے۔

برطانوی سکیم ایک نظر میں

برطانوی حکومت کی نئی سکیم کی رو سے ہندوستان اور پاکستان کا ملک آزاد و خود مختار ہوں گے۔ پاکستان ڈیفنس کے معاملہ میں بھی بالکل خود مختار ہوگا۔

پنجاب و بنگال کی اسمبلیاں مسلم و غیر مسلم اکثریت والے علاقوں کی بنا پر دو حصوں میں بٹ کر تقسیم کا فیصلہ کریں گی مسلم اکثریت والے پنجابی اضلاع سترہ ہیں۔ مگر آخری حد بندی کا فیصلہ سرحد کمیشن کریگا۔ اس فیصلہ کی آساس مسلم اکثریت کے متصل علاقے ہوں گے۔ خیال ہے کہ اس طرح مسلم پنجاب کی سرحد دریائے ستلج ہوگا۔ عارضی تقسیم کے مطابق بھی مسلم پنجاب میں ایک کروڑ تیس لاکھ مسلمان تیئیس لاکھ ہندو اور کوئی اٹھارہ لاکھ سکھ ہوں گے۔ غیر مسلم اکثریت کے پنجاب میں چالیس لاکھ مسلمان ساڑھے لاکھ ہندو اور کوئی بتیس لاکھ سکھ ہوں گے۔ مسلمان اکثریت کے بنگال میں دو کروڑ ڈھائی لاکھ مسلمان۔ اور ایک کروڑ بیس لاکھ ہندو ہوں گے۔ آسام کے مسلمان اضلاع کو ملا کر مشرقی پاکستان کی آبادی قریباً پونے پانچ کروڑ ہوگی۔ اس میں مسلمان ساڑھے تین کروڑ۔ اور غیر مسلمان ایک کروڑ ۲۵ لاکھ ہوں گے۔ مغربی پاکستان کی آبادی پونے تین کروڑ ہوگی۔ اس میں مسلمان قریباً دو کروڑ ہونگے تقسیم ملک کے بعد ہندوستان اور پاکستان آپس میں اور برطانوی حکومت سے معاہدے کریں گے۔

عارضی طور پر مسلمان اضلاع

(پنجاب اور بنگال کے مسلم اکثریت کے اضلاع بمطابق مردم شماری ۱۹۴۱ء)

پنجاب

لاہور ڈویژن:۔ گوجرانوالہ۔ گورداسپور لاہور۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔

راولپنڈی ڈویژن:۔ اٹک۔ گجرات جہلم۔ شاہ پور۔ راولپنڈی۔ مظفر گڑھ

ملتان ڈویژن:۔ ڈیرہ غازیخاں۔ جھنگ لائلپور۔ ملتان۔ مظفر گڑھ

بنگال

چٹاگانگ ڈویژن:۔ چٹاگانگ۔ نوکھالی۔ ٹپرہ۔ ڈھاکہ ڈویژن:۔ بکرگنج۔ ڈھاکہ۔ فرید پور۔ میمن سنگھ۔

پریذیڈنسی ڈویژن:۔ جیسور۔ ہرشد آباد۔ ماڈیا۔ راجشاہی ڈویژن:۔ بوگرہ۔ دیناجپور مالدہ۔ راجشاہی۔ رنگپور۔

برطانوی سکیم کا خلاصہ

(۱) ۱۷ مئی کی سکیم ختم کر دی گئی ہے

(۲) مسلم اکثریت کے علاقوں کے لئے علیحدہ دستور ساز اسمبلی قائم کی جائے گی۔

(۳) پنجاب اور بنگال کی موجودہ اسمبلیاں مسلم اکثریت کے علاقہ اور باقی ماندہ صوبہ کی بنیاد پر دو حصوں میں تقسیم ہو کر یہ فیصلہ کریں گی کہ یہ صوبے تقسیم کئے جائیں یا نہیں مسلم اکثریت کا فیصلہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے اعداد کے مطابق ہوگا۔

(۴) یہ تقسیم عارضی ہوگی۔ آخری حد بندی کا فیصلہ ایک کمیشن کرے گا۔ جو گورنر جنرل مقرر کریں گے۔ اور حد بندی مسلم اکثریت کے متصل علاقوں کی بنا پر عمل میں آئے گی۔

(۵) صوبہ سرحد میں موجودہ اسمبلی کے دو وزراء سے (ممبروں سے نہیں) استصواب رائے کیا جائے گا کہ یہ صوبہ پاکستان میں شامل ہوگا یا ہندوستان میں۔ چونکہ پاکستان کی کوئی منتخب نہیں۔ یہ استصواب گورنر جنرل کے ماتحت ہوگا۔

(۶) اگر بنگال تقسیم ہوا تو آسام کے ضلع سلہٹ کا استصواب لائے کے بعد بنگال کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ اور اس کی حد بندی کا کمیشن فیصلہ کرے گا۔ کہ سلہٹ کے علاوہ آسام میں مسلم اکثریت کے کون کون سے متصل علاقے کو بنگال کے ساتھ ملا دیا جائے۔

(۷) تقسیم ہند کے بعد پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں میں ان تمام محکموں کے متعلق جو اس وقت مرکزی حکومت کے ماتحت ہیں سمجھوتہ ہوگا اسی طرح پاکستان اور ہندوستان اور برطانوی حکومت میں سمجھوتا ہوگا۔

(۸) صوبہ سرحد کے آزاد قبائل سے بھی نئی حکومت یا حکومتیں سمجھوتہ کریں گی۔

(۹) پارلیمنٹ کے موجودہ اجلاس میں ہی ہندوستان اور پاکستان کو دو دو نو آبادیات کے اختیارات دینے کے لئے قانون منظور کرایا جائے گا۔ مگر ان دونوں حکومتوں کو حق ہوگا کہ وہ جب چاہیں کامل آزادی کا اعلان کر دیں۔